ہو الکل　　　　یا معین

انسداد ارتداد اور دعوت اسلام کیلئے تعلیم داعیان اسلام
کے سلسلہ کا پہلا رسالہ

اسلامی توحید

مقام اشاعت

درگاہ حضرت سلطان المشائخ خواجہ نظام الدین اولیا محبوب الٰہیؒ۔ دھلی!

شائع کرنے والا

حسن نظامی دہلی

تعلیم داعیان اسلام کے اشتہارات اور ٹریکٹ روزانہ شائع ہوتے ہیں۔
زکوٰۃ خیرات۔ صدقے۔ نذر نیاز کے روپیہ سے انکی اشاعت میں
مدد کرنی چاہیئے

خط اور روپیہ بھیجنے کا پتہ

حلقہ مشائخ دہلی

تاریخ اشاعت　سنہ ۱۹۲۴ء قیمت فی عدد ۲ر ۲۵ عدد (۶ر)

مطبوعہ شاہجہانی پریس دہلی

پہلے یہ پڑھ لیجے

اے مسلمان بھائیو۔ اور بہنو۔ سلام علیکم۔

یہ رسالہ اسواسطے شایع کیا جاتا ہے کہ مسلمان بھائی اسکو پڑھ کر فائدہ حاصل کریں۔ اور آریوں کے تدبلانے کا پھندہ انکے گلے میں نہ پڑے اسواسطے ہر لکھے پڑھے مسلمان کا فرض ہے کہ اس رسالہ کا مضمون عورتوں کو اور بے پڑھے مردوں کو سُنا کر ثواب حاصل کرے +

اس قسم کے رسالے تیار کرنے اور چھاپنے کے لیے مسلمان روپیہ دیتے ہیں اور میں خود بھی اپنے پاس سے روپیہ دیتا ہوں۔ ابتک آمدنی چندہ کی خرچ سے کم ہے۔ یعنے چندہ کم آتا ہے اور خرچ آمدنی سے زیادہ ہوتا ہے لہذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ زکوٰۃ، خیرات، صدقات، نذر نیاز کے روپے سے اس نیک کام کی مدد کرے۔ جو لوگ میلاد شریف کرتے ہیں یا گیارھویں شریف کی نیاز کرتے ہیں یا بزرگوں کی فاتحہ دلاتے ہیں۔ یا بیماروں کے صدقے دیتے ہیں۔ انکو اس کام میں وہ روپیہ خرچ کرنا چاہئے کیونکہ میلاد شریف کرنے سے زیادہ رسول خدا صلعم کی روح اس سے خوش ہوگی کہ ان کی اُمت مرتد ہونے سے محفوظ ہو جائے اور بڑے پیر صاحب کی روح بھی اس سے خوش ہوگی کہ گیارھویں کے نیاز کے عوض مسلمانوں کو مرتد ہونے سے بچایا جائے اور نئے آدمیوں کو مسلمان کیا جائے اور اپنے مرنے والوں کی روح کو بھی اسی سے زیادہ ثواب ہوگا کہ اسی قسم کے کار خیر میں روپیہ دیا جائے بلکہ کھانا پکا کر کھلانے سے ایسی کتابیں خرید کر تقسیم کرنا بہت زیادہ ثواب کا باعث ہے۔ مقدموں کی نذریں اور منتیں۔ اور بیماریوں کے صدقے۔ اور زکوٰۃ و خیرات بھی اسی کام میں خرچ کرنے سب سے زیادہ اچھے ہیں +

اس رسالہ کی قیمت کم اسی واسطے ہے کہ ہر مسلمان زیادہ تعداد میں خرید کر مُفت تقسیم کر سکے +

خط و کتابت کا پتہ

حسن نظامی دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۹۶۲ / ۲۱ / ۶

معیارِ صداقت

دنیا میں اسوقت بہت سے مذاہب شایع ہیں جو باعتبار عقائد و مسلمات کے مختلف ہیں یہ ممکن نہیں کہ جسقدر مذاہب ہیں وہ سب سچے ہوں، کیونکہ اجتماع نقیضین ممتنع و محال ہے اور یہ بھی ناممکن ہے کہ تمام مذاہب باطل ہوں اس لیئے کہ جس طرح اجتماع نقیضین ممتنع و محال ہے اسی طرح ارتفاع نقیضین بھی محال ہے، اس صورت میں عقل سلیم یہ فیصلہ کرتی ہے کہ صرف ایک مذہب سچا ہو سکتا ہے باقی تمام مذاہب باطل، صداقتِ مذہب معلوم کرنے کے لیئے ارباب عقل و فہم کے نزدیک جو معیار ہے وہ تکمیل توحید ہے اور توحید کے بعد محاسن اخلاق کی تکمیل، یہ دونوں امر بجز مذہب اسلام کے دنیا کے کسی مذہب کے اندر بدرجہ اکمل و اتم موجود نہیں، اور خاص کر توحید جو صداقت مذہب کا اولین اصول ہے، اس کے پیش کرنے سے تو بجز اسلام تمام مذاہب قاصر ہیں،

دنیا میں جس قدر مذاہب ہیں، یا ابتدائے آفرینش دنیا سے لیکر اسوقت تک دنیا کے سمجھدار طبقے نے جن مذاہب کی اتباع کی، ان کا اولین جز توحید یا توحید کی طلب و جستجو تھی، دنیا کے وہ بڑے بڑے حکما، و فلاسفر جنکے فلسفیانہ دماغوں نے صرف عقل ہی

کے ذریعہ سے مذاہب کا اختراع کیا، ان کو بھی یہ تسلیم کرنا پڑا کہ مذہب کی اصل روح توحید ہے اور انسان کی نجات کا دار و مدار توحید پر ہے، حکماء یونان و فارس، حکماء ہند و مصر کہ جن کے فلسفیانہ دماغوں کی کرۂ ارضی پر دھوم ہے وہ بھی توحید کے تسلیم کرنے کے لیۓ مجبور ہوۓ، حقیقتہ امر یہ ہے کہ صداقت مذہب کے لیۓ توحید ایک ایسا اہم اصول ہے کہ دنیا کے تمام مذاہب سماوی و عقلی اس کے ماننے کے لیۓ مجبور ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ توحید کے پیش کرنے میں تمام مذاہب سے غلطیاں ہوئی ہیں اور وہ راستہ ہی کے اندر بھٹک کر رہ گئے ہیں، اگرچہ آسمانی کتابوں نے اصل توحید پیش کی تھی تاہم ان مذاہب کے پیروؤں نے بہت جلد اس توحید کو شرک کی ظلمتوں میں گم کر دیا،

غرض مذہب کی صداقت و حقانیت کا معیار توحید ہے، توحید ہی مذہب کی روح ہے جس میں توحید کی تعلیم اتم و اکمل ہے، اس کی اتباع انسانی فطرۃ کا عین اقتضا ہے، اس کی پیروی سے نجات اخروی یقینی ہے، اور جس مذہب میں توحید نامکمل و ناقص ہے یا اس میں شرک کی گندگیاں موجود ہیں، اس کی اتباع فطرۃ انسانی کے بالکل خلاف ہے اور اس سے نجات اخروی کی اُمید بالکل نہیں،

اس معیار کو پیش نظر رکھکر ہم اسلام اور دیگر مذاہب کی توحید کا موازنہ و مقابلہ کرنا چاہتے ہیں، تاکہ دنیا کے سامنے صداقت اسلام آشکارا ہو جاۓ،

اِسلامی توحید

مذاہب عالم میں "اسلام" ہی ایک ایسا مذہب ہے جس نے توحید کی ایسی اعلیٰ اور مکمل تعلیم پیش کی ہے جو علم و عمل اور دنیا و دین دونو کو قائم رکھتی ہے، اور اس کے امتیازات کا مقابلہ دنیا کا اور کوئی مذہب نہیں کر سکتا،

مذہب اسلام خدا کی ذات و صفات اور اس کے افعال میں توحید کی تعلیم کرتا ہے، اور اسکو مخلوق کی مشابہت سے پاک ظاہر کرتا ہے اس نے اس بات پر بہت سی دلیلیں قائم کی ہیں کہ دنیا کے لیئے ایک پیدا کرنے والا ہے، جو علم، قدرت ارادہ وغیرہ اعلیٰ درجہ کی صفات کے ساتھہ متصف ہے، اور مخلوقات میں سے کوئی شے اس کے مشابہ نہیں ہے، لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْئٌ مخلوق کے ساتھہ اسکو کوئی نسبت نہیں ہے، مگر صرف یہ نسبت ہے کہ وہ ان کا موجد اور پیدا کرنے والا ہے، اَللّٰہُ خَالِقُ کُلِّ شَیْئٍ، اور وہ اسی کے پیدا کئے ہوئے ہیں، نہ وہ کسی کا باپ ہے نہ وہ کسی کا بیٹا ہے، وہ کسی کا کسی امر میں محتاج نہیں، بے نیاز ہے، اور تمام مخلوق اسکی محتاج ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے،

قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰہُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ — اے پیغمبر، یہ لوگ جو تم سے خدا کا حال پوچھتے ہیں تو تم ان سے کہو کہ اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے نہ اس سے کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا، اور نہ کوئی اس کی برابر کا ہے،

اسلام نے اس سے ہر ایک قسم کی غیر خدا پرستی کی بیخ کنی کر دی، اور باطل عقیدوں اور غلط خیالات سے جسقدر فاسد توہمات انسانی عقول پر چھائے ہوئے تھے ان کو دور کیا، اور انسانی نفوس کو بت پرستیوں اور بد اعمالیوں سے بالکل پاک و صاف کر دیا، نیز انسان کی قدر و قیمت، عزت اور عظمت کو ترقی دی، کیونکہ وہ اپنے خالق کے سوا درختوں پتھروں کے آگے اپنا سر نہیں جھکاتا، اور ہر شخص پر فرض کر دیا کہ اس بات کا اقرار کرے کہ

اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ؕ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ط

پارہ ۸ رکوع ۶

میں نے تو اپنا رخ ایک ہی ذات پاک کی طرف کر لیا ہے جس نے آسمان و زمین کو بنایا، اور میں مشرکین میں سے نہیں ہوں، میری نماز اور عبادت اور میرا مرنا و جینا خدا ہی کے لیے ہے جو سارے جہان کا پروردگار ہے۔ کوئی اسکا شریک نہیں اور مجھکو ایسا ہی حکم دیا گیا ہے، اور میں اسکے فرمانبرداروں میں سے سب سے پہلا ہوں،

اس سے انسان کا نفس آزاد اور ان تمام قیود سے مطلق العنان ہو گیا، جن کا وہ اعتقاد رکھتا تھا، اور درختوں پتھروں، جانوروں اور ستاروں اور شفاعت کرنیوالوں، اور کاہنوں کی قید سے چھوٹ گیا جن کو وہ اپنے اور خدا کے درمیان واسطہ اور نجات کا ذریعہ خیال کرتا تھا، غرضکہ روح کو غیروں کی بندگی سے چھوڑا کر تمام آدمیوں کو یکساں طور پر خدا کا خالص بندہ بنا دیا، اس بندگی میں چھوٹے بڑے، امیر غریب، ادنیٰ اعلیٰ سب برابر ہیں،

اسلام ہر ایک ذی عقل پر اس بات کو حرام کرتا ہے کہ وہ بغیر یقینی دلیل کے کسی چیز کا اقرار کرے اس نے انبیاء علیہم السلام کی نسبت یہی حکم لگا دیا کہ وہ اپنے نفع نقصان کے مالک نہیں، زیادہ سے زیادہ یہ ہے کہ وہ اس کے مقبول و برگزیدہ بندے

ہیں اور جو کچھ ان سے ظاہر ہوتا ہے وہ خدا کی خاص اجازت اور خاص حکمت سے ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں وارد ہوا ہے کہ

وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا ۙ وَّجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۙ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ

اللہ تعالیٰ نے تم کو تمہاری ماؤں کے پیٹ سے نکالا اس وقت تم کچھ نہ جانتے تھے، اور تم کو کان دے، اور آنکھیں دیں اور دل دئے تاکہ تم اس کا شکر کرو

پارہ ۱۴۔ رکوع ۱۶

اس آیہ کریمہ میں اس امر کی طرف رہنمائی کی گئی ہے کہ ہم کو خدا نے حواس عطا کئے ہیں، اور ہم میں بہت سی قوتیں ودیعت رکھی ہیں جن کو ہم انہیں کاموں میں خرچ کرسکتے ہیں جن کے لئے وہ عطا کی گئی ہیں، پس ہر شخص خود اپنے کام کا کرنیوالا ہے اور اس کی بھلائی و برائی کا ذمہ دار ہے۔ مگر ایک زبردست قوت ہم پلہ تر ہیں جو ہمارے حواس اور قویٰ پر حکمرانی کرتی ہے اور جو انکو امداد پہونچاتی ہے اس قوت کی تہ کو پہنچنا ہماری عقل کا کام نہیں ہے، ہمارے حواس اس کی حقیقت کے سمجھنے سے حیران ہیں، اور چونکہ وہ ان تمام قوتوں سے بالاتر ہے جو اب تک ہم کو معلوم ہیں اس لئے اس کے پہچاننے سے ہم عاجز ہیں، پس اسی قوت کے سامنے گردن جھکانا اور اسی کی طرف توجہ کرنا چاہئے، اس لئے کہ ان تمام قوتوں کا مرجع خدائے وحدہ لاشریک کے سوا کوئی نہیں، پس سوائے اس کے اور کسی کی اطاعت نہ ہم پر لازم ہے اور نہ ہم کسی اور طرف رجوع کرنے سے تسلی پاسکتے ہیں، امید و بیم کے کاموں میں جن پر آئندہ زندگی کا مدار ہے ہمارے قویٰ اور حواس کی یہی حالت ہونی چاہیئے ان کو ہرگز اجازت نہیں ہے کہ نیک اعمال و افعال کے مقبول ہونے یا بد کرداریوں کے معاف ہونے کی توقع کسی اور سے رکھیں، در حقیقت میں صرف وہی ایک خدا ہے جو سزا و جزا کے دن آزادی کے ساتھ حکومت کریگا۔

اسلام نے خدا تعالےٰ کی وحدانیت کو بڑی صراحت و وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے، اور جا بجا قرآن مجید میں اس طرف توجہ دلائی ہے، ان آیات میں توحید ہی کا بیان ہے،

وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝

تمہارا معبود تو وہی خدا ہے واحد ہے اسکے سوا کوئی معبود نہیں وہ نہایت رحم کرنیوالا اور مہربان ہے،

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ پارہ ۳

خود اللہ تعالیٰ اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اور فرشتے اور ارباب علم بھی شہادت دیتے ہیں اور نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ عدل و انصاف کے ساتھ کارخانہ عالم کو سنبھالے ہوئے ہے اسکے سوا کوئی معبود نہیں وہ زبردست اور حکمت والا ہے،

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۝

خدا تعالیٰ واحد و یکتا ہے اسکے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ زندہ ہے اور قائم ہے نہ اسے نیند آتی ہے نہ غفلت، اور جو کچھ زمین و آسمان میں ہے سب اسی کا ہے،

اِنَّنِيْ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِيْ

ہمارے سوا کوئی معبود نہیں پس ہماری ہی پرستش کیا کرو،

هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ پارہ ۲۸، رکوع ۵

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تمام جہان کا بادشاہ ہے پاک ذات ہے، تمام عیبوں سے بری ہے، امن دینے والا ہے، نگہبان ہے، زبردست ہے، صاحب جبروت ہے، صاحب عظمت ہے،

هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ

وہی اللہ ہر چیز کا خالق، ہر چیز کا موجد اور طرح طرح کی صورتیں بنانے والا ہے،

لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ	خدا کی مثل کوئی چیز نہیں ہے،
وَاِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ	ہر کام کا دارومدار اسی پر ہے،
وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ	اس کے بندوں پر بس اسی کا حکم غالب ہے،
وَاللّٰهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ	اللہ جو چاہتا ہے حکم دیتا ہے، اور کسی کی مجال نہیں کہ اس کے حکم کو رد کر سکے،

قرآن مجید میں اس قسم کی بہت سی آیات وارد ہوئی ہیں جن میں صاف طور پر بتایا گیا ہے کہ بنی نوع انسان کا فطرتی دین یہی ہے کہ وہ اکیلے اللہ کو اپنا رب مان کر اسی کے آگے سر جھکائے، ارشاد باری ہے،

فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ (پارہ ۲۱ رکوع ۶)	تو ایک طرف کا ہو کر اپنا رخ اس دین کی طرف کر لے، یہ اس فطرت کے مطابق ہے جس پر اللہ تعالےٰ نے آدمیوں کو پیدا کیا ہے، اللہ کی بناوٹ میں کوئی تبدیلی نہیں، یہی سیدھا دین ہے، لیکن بہت سے لوگ نہیں جانتے،

اسی بات کو دوسری آیت میں اس طرح سمجھایا ہے،

وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى شَهِدْنَا (پارہ رکوع ۱۱)	(وہ وقت یاد کرو) جب تیرے رب نے بنی آدم کی پشتوں سے ان کی اولاد کو نکالا اور خود انہیں کو ان کے اوپر گواہ بنایا کہ کہا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ انہوں نے کہا کہ ہاں ہم گواہ ہیں،

الغرض رب کی توحید کا اقرار ہی فطرتی دین ہے جو بنی نوع انسان کے لیے ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہیگا، اسلام یہی کہتا ہے کہ اکیلے اللہ کو مانو اس کی رضا طلب کرو، وہی پیدا کرنیوالا، جلانے والا، اور مارنے والا ہے، اور وہی تمہارے اعمال کی جزا و سزا دیگا

بعض لوگوں نے جہالت اور کم عقلی کی وجہ سے اس معبود حقیقی کو چھوڑ کر اس کی

قدرت کے مظاہر مثلاً چاند، سورج، سمندر اور پہاڑ وغیرہ کو پوجا شروع کیا۔ بعضوں نے فرشتوں یا رسولوں کو اس کی اولاد قرار دیا، اور ان کی عبادت کرنے لگے، اس طرح پر شرک دنیا میں پھیل گیا، قرآن مجید نے مشرکین کے عقائد کو ان الفاظ میں ظاہر کیا ہے

وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ مَا لَا — یہ لوگ اللہ کے سوا ان کی پرستش کرتے ہیں جو نہ ان کو
يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ — نفع پہونچا سکتے ہیں نہ نقصان، اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ
هٰؤُلَاءِ شُفَعَاءُنَا عِنْدَ اللّٰهِ (پارہ ۱۱ رکوع ۷) — کے پاس ہماری سفارش کریں گے۔

اللہ تعالیٰ نے اس کی تردید میں سورہ فاطر میں فرمایا ہے،

وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِهٖ مَا يَمْلِكُونَ — اللہ کے سوا جن کو تم پکارتے ہو وہ کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے
مِنْ قِطْمِيرٍ ۝ إِنْ تَدْعُوهُمْ لَا يَسْمَعُوا — بھی مالک نہیں ہیں اگر تم ان کو پکارو گے تو وہ تمہاری پکار
دُعَاءَكُمْ وَلَوْ سَمِعُوا مَا اسْتَجَابُوا لَكُمْ وَ — نہیں سنیں گے، اور جو سنتے بھی تو جواب نہ دیتے، اور قیامت
يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكْفُرُونَ بِشِرْكِكُمْ (پارہ ۲۲ رکوع ۱۴) — کے دن تمہارے شرک سے انکار کر دیں گے۔

اس تردید کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنی صفت بیان کی ہے،

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ — ساری حمد اللہ کے لیے ہے جس کی نہ اولاد ہے نہ اس کی
لَهٗ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ وَلِيٌّ — سلطنت میں کوئی شریک ہے نہ وہ کمزور ہے کہ اس کا
مِنَ الذُّلِّ (پارہ ۱۵ رکوع ۱۲) — کوئی مددگار ہو

دوسری آیت یہ ہے،

إِنَّمَا إِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَاحِدٌ — تمہارا اللہ تو بس ایک ہی معبود ہے،

نزول قرآن سے پہلے عرب میں باطل پرستی کا بہت زور تھا، عام طور پر معبودان باطل کی تعظیم و عبادت ہوتی تھی، قرآن مجید نے ان کے سامنے توحید کو پیش کر کے تصریحاً اشارتاً اور کنایتاً متعدد اور مختلف اسلوب سے اس کی نہایت پختہ اور مضبوط دلیلیں پیش کیں، اور شرک کی برائیاں اور خرابیاں ظاہر کیں، گزشتہ قوموں کے واقعات پیش کئے، اور دکھایا

کہ شرک سے کیا کیا بُرے نتیجے انہوں نے اٹھائے، اور توحید کی بدولت کیسی کیسی آسمانی رحمتیں ان پر نازل ہوئیں اور دینی اور دنیاوی برکتیں انکو ملیں،

ان مضامین کو بار بار اس کثرت کے ساتھ دہرایا کہ معمولی سے معمولی عقل کو بھی ان میں شک و شبہ کی گنجایش باقی نہ رہے، کیونکہ جب کوئی مضمون متعدد طریقوں اور مختلف عبارتوں میں دہرایا جاتا ہے تو طبائع اور نفوس بشریہ پر اس کا اثر او نقش گہرا اور پختہ پڑتا ہے، سب سے زیادہ حضرت موسیٰؑ اور فرعون کے قصہ کا ذکر قرآن میں ہے مشکل سے کوئی مکی سورہ ایسی ملیگی جو اس سے خالی ہو، کیونکہ بنی اسرائیل بھی جاہل عربوں کی طرح بت پرستی اور شرک کے شیدائی تھے، اور فرعون نے خدائی کا دعوی کیا تھا توحید الٰہی کا سخت ترین دشمن تھا، اس کے مقابلہ میں حضرت موسیٰؑ نے آسمانی تعلیم پیش کی اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کے صفات کو روشن دلیلوں سے ثابت کیا، انجام یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو کامیابی عطا فرمائی، بنی اسرائیل کو توحید کی بدولت سختی سے رہائی بخشی اور فرعون اور اس کے لشکر کو حق کی دشمنی کی وجہ سے نیست و نابود کر دیا،

اسی طرح حضرت ابراہیمؑ کا قصہ بیان کیا گیا ہے، ان کی توحید خالص بتوں سے نفرت، بت شکنی اور بت پرستوں سے علیحدگی، یہاں تک کہ باپ اور خاندان سے بوجہ ان کے مشرک ہونے کے قطع تعلق کر لینے کا حال تصریح کے ساتھ بیان کیا،

اسی سلسلہ میں شرک سے نفرت دلانے کے لیے حضرت یوسف کا واقعہ محبس اور ان کا اعلان توحید بیان فرمایا، کہ

يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ	اے یاران زندان! بہت سے مالک اور آقا بنا لینا اچھا
خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ مَا	ہے یا ایک ہی خدائے قہار کے آگے جھکنا تم جو اس کو چھوڑ
تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوْهَا	کر اور معبودوں کو پوجتے ہو تو یہ اس کے سوا کیا ہے کہ
اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا	چند نام ہیں جو تم نے اور تمہارے پیشیرووں نے گھڑ لئے

مِنْ سُلْطٰنٍ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ اَمَرَ
اَلَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا اِيَّاهُ ذٰلِكَ الدِّيْنُ
الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ
پارہ ۱۲ ختم ۵

ہیں حالانکہ خدا نے تو ان کے لیے کوئی سند بھی نہیں اتاری، اگر امو یقین کرو کہ تمام جہان میں حکومت صرف اس ایک خدا کیلئے ہے، اس نے حکم دیا ہے صرف اسی کے آگے جھکو یہی دین اسلام کا سیدھا راستہ ہے لیکن اسے واے کہ اکثر لوگ ہیں جو نہیں جانتے،

نیز دیگر انبیاء سابقین اور ان کی امتوں کی مثالیں دے دے کر توحید کا نفع اور باطل پرستی کا نقصان ذہن نشین کیا، بتوں کے اوپر جو ذبیحے چڑھائے جاتے تھے ان کو روکا، اور جس ذبیحہ پر اللہ کا نام نہ لیا جائے اس کا کھانا حرام کر دیا، یہاں تک کہ شریعت اسلام نے ہر ایک کام کو خواہ وہ چھوٹے سے چھوٹا کیوں نہ ہو بسم اللہ سے شروع کرنے کا حکم دیا تاکہ معبودان باطل کا خیال بھی دل میں نہ آنے پائے اور شرک مٹ جائے

ان آیات میں خدا تعالیٰ نے باطل پرستوں کو سمجھانے کے لیے مدلل طریقہ پر اپنی توحید کو بیان کیا ہے،

اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ
لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنْبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ
ذَاتَ بَهْجَةٍ مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُنْبِتُوْا شَجَرَهَا
ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ
پارہ ۲۰ رکوع ۱

(خدا نے واحد کے سوا کس نے بنائے آسمان و زمین، اور برسایا تمہارے لیے آسمان سے پانی پھر اگائے ہم نے اس سے باغ رونق کے تمہارا کام نہ تھا کہ اگاتے ان کے درخت اب کوئی اور حاکم ہے اللہ کے ساتھ (کوئی نہیں) مگر وہ لوگ ناحق کجروی کرتے ہیں،

اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلٰلَهَا
اَنْهٰرًا وَّجَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ وَجَعَلَ بَيْنَ
الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ بَلْ
اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ۔

(اس کے سوا کس نے بنایا زمین کو ٹھہرنے کی جگہ اور بنائیں اس کے بیچ میں ندیاں اور رکھے اس میں بوجھ اور رکھی دو دریاؤں میں اوٹ کیا کوئی اور حاکم ہے اللہ کے ساتھ کوئی نہیں) مگر ان میں اکثر لوگ نہیں جانتے،

أَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَ يَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْأَرْضِ ءَ إِلٰهٌ مَّعَ اللهِ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ٥ رکوع ۲، پارہ ۲۰

(اللہ کے سوا) کون ہے جو گرفتار مصیبت کی پکار کو پہونچتا ہے جب اسکو پکارتا ہے اور ٹال دیتا ہے مصیبت کو اور کرتا ہے تم کو نائب زمین پہ اب کوئی حاکم ہے اللہ کے ساتھ (ہرگز نہیں) مگر تم غور و فکر کم کرتے ہو۔

أَمَّنْ يَّهْدِيْكُمْ فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ وَمَنْ يُّرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ءَ إِلٰهٌ مَّعَ اللهِ تَعَالَى اللهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ٥ پارہ ۲۰ رکوع ۱

(اللہ کے سوا) کون ہے جو راہ بتاتا ہے تم کو اندھیروں میں جنگل اور دریا کے کون چلاتا ہے ہوائیں خوشخبری لانیوالیں اس کی رحمت کی اب کوئی حاکم ہے اللہ کے ساتھ؟ اللہ بہتر ہے اس سے جو وہ شریک بتاتے ہیں۔

أَمَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَمَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ ءَ إِلٰهٌ مَّعَ اللهِ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ٥ پارہ ۲۰ رکوع ۱

(اللہ کے سوا) کون ہے جو پیدا کرتا ہے مخلوق کو پھر لوٹاتا ہے اور کون تم کو آسمان و زمین سے روزی دیتا ہے اب کوئی حاکم ہے اللہ کے ساتھ؟ اے پیغمبر کہدو کہ لاؤ اپنی سند اگر تم سچے ہو۔

غرضکہ باطل پرستی کے لشکر جو انسانی نفوس پر غالب ہو رہے تھے اسلام نے ان پر سخت حملہ کر کے ان کو شکست دی، اور بت پرستی کے خیالات جو دماغوں میں راسخ ہو گئے تھے انکو جڑ سے اکھاڑ کر پھینکدیا، اس نے کہا کہ انسان اس لئے نہیں پیدا کیا گیا کہ وہ پتھروں، درختوں، رسولوں یا عناصر کی پوجا کرے، بلکہ اس کی فطرت میں اس بات کی استعداد رکھی گئی ہے کہ وہ علم و عقل سے کام لیکر معبود حقیقی کو پہچانے اور تمام معبودان باطل سے بیزار ہو کر خدائے واحد کے سامنے سر جھکائے، اور صرف اسی کی عبادت کرے،

وَاعْبُدُوا اللهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا

اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت ٹھیراؤ،

یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ اسلام کی روشنی ایسے وقت میں ظاہر ہوئی جب کہ لوگوں نے مختلف مذہبی فرقے قائم کر رکھے تھے۔ جو باہم لڑتے جھگڑتے، ایک دوسرے کو لعنت کرتے اور بتوں کو پوجتے تھے [illegible] دین داری خیال کرتے تھے اسلام نے [illegible] یہودیت [illegible] کیا اور صاف طور پر بیان کیا کہ سچا مذہب ہر زمانہ میں اور تمام نبیوں کی زبان پر ایک رہا ہے خدا فرماتا ہے کہ

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ وَمَا
اخْتَلَفَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ اِلَّا مِنْ
بَعْدِ مَا جَآءَھُمُ الْعِلْمُ بَغْیًا بَیْنَھُمْ
مَا کَانَ اِبْرٰھِیْمُ یَھُوْدِیًّا وَّلَا نَصْرَانِیًّا
وَّلٰکِنْ کَانَ حَنِیْفًا مُّسْلِمًا وَمَا کَانَ
مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ [illegible]

دین حق تو خدا کے نزدیک یہی اسلام ہے اور جن کتاب
یعنی یہود و نصاریٰ نے جو دین حق سے مخالفت کی تو حق
بات معلوم ہونے کے بعد کی اور آپس کی ضد سے کی اور
جو شخص خدا کی آیتوں سے منکر ہو تو اللہ کو اس سے حساب
لیتے کچھ دیر نہیں لگتی۔ ابراہیم نہ یہودی تھا اور نہ نصرانی بلکہ ہمارا
فرمانبردار بندہ تھا اور مشرکوں سے بھی نہ تھا

شَرَعَ لَکُمْ مِّنَ الدِّیْنِ مَا وَصّٰی بِہٖ
نُوْحًا وَّالَّذِیْٓ اَوْحَیْنَآ اِلَیْکَ وَمَا وَصَّیْنَا
بِہٖٓ اِبْرٰھِیْمَ وَمُوْسٰی وَعِیْسٰٓی اَنْ اَقِیْمُوا الدِّیْنَ
وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِیْہِ کَبُرَ عَلَی الْمُشْرِکِیْنَ مَا تَدْعُوْ
ھُمْ اِلَیْہِ قُلْ یٰٓاَھْلَ الْکِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰی
کَلِمَۃٍ سَوَآءٍۢ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ اَلَّا نَعْبُدَ
اِلَّا اللّٰہَ وَلَا نُشْرِکَ بِہٖ شَیْئًا وَّلَا یَتَّخِذَ
بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ
فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْھَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ
پارہ ۳

اے لوگو! اس نے تمہارے لیے وہی راستہ ٹھیرایا ہے جس
چلنے کا اس نے نوح کو حکم دیا تھا اور اے پیغمبر تمہاری
طرف ہم نے اس رستہ کی وحی کی ہے اور اسی کا ہم نے
ابراہیم اور موسیٰ و عیسیٰ کو بھی حکم دیا تھا کہ اس دین کو قائم
رکھنا اور اس میں تفرقہ نہ ڈالنا جس دین کی طرف تم مشرکین
کو بلاتے ہو اور ان پر بہت شاق گذرتا ہے اے پیغمبر
انسے کہو کہ اے اہل کتاب آؤ ایسی بات کی طرف رجوع کرو
جو ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں مانی جاتی ہو کہ خدا کے
سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور کسی چیز کو اسکا شریک ٹھیرائیں
اور اسکے سوا ہم میں سے کوئی کسی کو اپنا مالک نہ سمجھے پھر اگر

اسی سیدھی سچی بات کے ملنے سے بھی منہ موڑیں تو انسے

کہہ دو کہ تم گواہ رہو کہ ہم تو ایک ہی خدا کو مانتے ہیں

قرآن مجید نے سب سے پہلے توحید کے مضمون کو ہی بیان کیا ہے، سورہ

فاتحہ کی پہلی آیت ہے،

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ سب تعریف خدا ہی کو سزاوار ہے جو تمام جہان کا پروردگار

یہ آیت کہہ رہی ہے کہ کائنات کی ہر ایک نعمت کی تعریف و توصیف

اللہ تعالیٰ ہی کی حمد و ثنا ہے اور یہ جب ہی ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کائنات کی ان تمام

نعمتوں کا جو تعریف و توصیف کی مستحق ہیں مصدر اور سرچشمہ ہو، ایجاد خلق اور پرورش

و تربیت بھی نعمتیں ہیں، لفظ "رب" جو آیا ہے تو اس کے معنی یہ ہیں کہ ایسا مالک اور آقا

جو مربی اور پرورش کنندہ ہے، رب العالمین میں اس امر کی تصریح بھی ہے کہ انسان

اپنے نفس اور دنیا کائنات میں جس قدر نعمتوں کا مشاہدہ کرتا ہے وہ سب منعم حقیقی اللہ

تعالیٰ ہی کی طرف سے ہیں، اور کائنات عالم کے ہر ذرہ ذرہ کی خلق و تربیت میں اسی

کا تصرف ہے،

اسی سورۃ کا ایک جملہ ہے،

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ اے خدا ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد

مانگتے ہیں،

اس میں اس شرک و بت پرستی کی قطعی بیخکنی کر دی جو دنیا کی تمام قوموں میں

پھیلی ہوئی تھی کہ لوگوں نے خدا کے سوا اور بہت سے مددگار بنا رکھے تھے اور سمجھتے تھے کہ

انہیں غیبی تسلط حاصل ہے، اس لئے خدا کو چھوڑ کر انہیں پکارتے، دنیاوی حاجتوں کے

پورا کرنے میں ان سے مدد چاہتے، اور ان کے ذریعہ تقرب الٰہی حاصل کرنے کی

خواہش کیا کرتے تھے، سورہ فاتحہ کی اس آیہ کریمہ ایاک نعبد وایاک نستعین نے

ان سب عقائد باطلہ کا قلع قمع کر دیا،

قرآن مجید میں جسقدر آیات توحید کے ثبوت یا مشرکوں کی تردید کے بارہ میں آئی ہیں جن میں سے بعض اوپر درج کی گئی ہیں وہ سب اسی اجمال کی تفصیل کر رہی ہیں، ان تمام تصریحات کا مقصد یہ ہے کہ ہر ایک زمانہ میں مذہب حق یہ ہی رہا ہے کہ خدا ایک ہے اور وہی قابل طاعت و فرمانبرداری ہے، جو کچھ اس نے حکم دیا ہے یا ممانعت فرمائی وہ صرف انسانی مصلحتوں اور انسانوں کے فائدہ کے لیئے ہے، اور موجب سعادت اور باعث نجات ہے، پس اسی خدائے واحد القہار کی اطاعت کرنی چاہیئے، اور تمام معبودان باطل کو ٹھکرا دینا چاہیے،

اسلامی عبادات میں بھی اسی مقصد کو مد نظر رکھا گیا ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے،

أَقِيمُوا الصَّلٰوةَ   نماز برپا کرو

نماز سب سے افضل عبادت ہے جس سے خدا کی عزت و جلال اور اس کی عظمت اور بزرگی دل میں قائم ہوتی ہے نماز میں جو رکوع و سجود، حرکت اور سکون دعا اور تضرع تسبیح اور تکبیر وغیرہ ہیں یہ سب خدا تعالیٰ کی تقدیس و تمجید کے لیئے سزاوار ہیں، ان سے اس ذات پاک کے سامنے خشوع و خضوع انکسار اور فروتنی کا اظہار ہوتا ہے،

روزہ بھی اسلام کی ایک عبادت ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے،

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ۔   اے مسلمانو! جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر روزہ رکھنا فرض تھا اسی طرح تم پر بھی فرض کیا گیا تاکہ تم بہت سے گناہوں سے بچو،

روزے سے دلوں میں خدا کے حکم کی عظمت زیادہ ہوتی ہے اور اس کے احسانات اور اس کی نعمتوں کی قدر معلوم ہوتی ہے، نیز اس سے دلوں میں اس کی فرمانبرداری اور شکر گذاری کی تحریک پیدا ہوتی ہے،

روزہ واروں کے ختم ہونے پر شام کو جب روزہ افطار کرتا ہے، اور کہتا ہے،

اللھم انی لک صمت وعلی رزقک افطرت۔ یا اللہ میں نے تیرے ہی حکم کی تعمیل کرتے ہوئے روزہ رکھا اور اب تیرے ہی عطا کئے ہوئے رزق سے افطار کرتا ہوں،

تو اس شکرگذاری کے ساتھ ہی اس کی توحید کا بھی یقین اتم ہوتا ہے

اسلام کی ایک عبادت حج ہے جس کے متعلق اللہ تعالی حکم دیتا ہے،

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلاً جو لوگ خانہ کعبہ تک پہنچنے کی استطاعت رکھتے ہیں انپر فرض ہے کہ وہ خدا کے لیے خانہ کعبہ کا حج کریں، پارہ ۴ رکوع ۱

حج کی فرضیت سے یہ غرض ہے کہ جو چیز انسان کی ضروریات میں سب سے زیادہ مقدم ہے اس کی یاد دلائی جائے، اور کم از کم تمام عمر میں ایک دفعہ افراد انسانی کی مساوات اور پرستاران توحید کے اجتماع عظیم کو آنکھوں سے دکھلایا جائے، جہاں قومی اور ملکی امتیاز اور عارضی خصوصیات بالکل الگ تھلگ رہیں، اور تمام ایک خدا کے پوجنے والے امیر غریب، ادنی اعلی، اپنی مصنوعی آرائش سے مجرد ہوکر ایک حالت ایک ہیئت اور ایک لباس میں ظاہر ہوں، اور فقیرانہ حالت میں تکبیر وتحمید کریں اور ہر ایک رکن کے ادا کرنے کی حالت میں موحدانہ خیال کا اظہار ان لفظوں میں کرتے رہیں، اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر وللہ الحمد،

ایک اسلامی عبادت زکوۃ ہے، جس کے متعلق اللہ تعالی نے حکم دیا ہے،

وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ زکوۃ دیتے رہو،

اسلام نے غریبوں کے لیے دولتمندوں پر ایک خفیف سی رقم مقرر کی ہے جسکا ادا کرنا ہر ایک صاحب نصاب پر واجب کیا ہے یہ رقم غریبوں کی اعانت، اپاہجوں کی دستگیری، اور مسافروں کی امداد میں صرف ہوتی ہے،

جسوقت دولتمند زکوٰۃ ادا کرتا ہے اور کہتا ہے،

ان اللہ لا یقبل من الاعمال الا ما کان خالصا وابتغی بہ وجہہ — اللہ تعالیٰ نہیں اعمال کو قبول کرتا ہے جو خاص اسی کے لئے ہوں، اور صرف اسی کی رضامندی ان سے مطلوب ہو،

تو اسوقت اللہ تعالیٰ کی عظمت اور بزرگی دل میں قائم اور تازہ ہوتی ہے اور دولت وثروت کا نشہ دور ہو جاتا ہے، بلکہ ایک انکسار پیدا ہو جاتا ہے اور وہ نہایت عجز کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے، اور اس خدائے واحد ہی کی رضامندی چاہتا ہے،

غرضکہ جسقدر اسلامی عبادات ہیں سب میں اسی معبود حقیقی کی عظمت وجلالت اور اس کی توحید کا احترام مد نظر رکھا گیا ہے

ایسی مخلصانہ اور موحدانہ عبادتیں دوسری قوموں میں نہیں ہیں، بلکہ ان کے اکثر طریقے تو صریح طور پر شرک وکفر پر مشتمل اور عقل سے خارج اور فہم سے بالاتر ہیں،

سچ یہ ہے کہ مسئلہ توحید ہی کی بحث میں دین اسلام کی خوبیاں ظاہر ہوتی ہیں اور مذاہب باطل کے قدم لغزش کھا جاتے ہیں، یہ عزت خاص اسلام ہی کو حاصل ہے کہ اس نے بالکل خالص توحید کی طرف لوگوں کو بلاوا دیا ہے،

اسلام نے اس جہالت اور تاریکی کے زمانہ میں جبکہ دنیا میں خالص توحید سے بڑھکر کوئی گناہ نہ تھا، ہزاروں بندگان خدا کو توحید سے مانوس بنا دیا، اور آج تک کروڑہا کروڑ انسانوں سے دلوں پر سے شرک فی الذات شرک فی الصفات اور شرک فی العبادت کی ظلمتوں اور کدورتوں کو دھو ڈالا،

اس میں شک نہیں کہ دنیا کے تمام مذاہب میں توحید کی فی الجملہ جھلک پائی جاتی ہے، اور جن مذاہب میں شرک صریح کی تعلیم موجود ہے وہ بھی توحید کے بالکلیہ ترک کرنے پر

راضی نہیں ہوتے۔ بلکہ توحید کے چھوڑنے سے یہ بہتر سمجھتے ہیں کہ شرک کو توحید کے ساتھ جمع کر لیا جائے۔ اگرچہ یہ اجتماع اجتماع نقیضین ہی کیوں نہ ہو،

اسلامی توحید" کو صراحت و وضاحت کے ساتھ بیان کرنے کے بعد دیگر مذاہب کی توحید پر روشنی ڈالنا مناسب معلوم ہوتا ہے، چنانچہ ان کی مستند کتب عقائد سے بعض ضروری اقتباسات لکھے جاتے ہیں تاکہ ارباب عقل بآسانی اندازہ لگا سکیں کہ توحید خالص کی تعلیم کس مذہب نے پیش کی ہے،

دیگر مذاہب کی توحید

یہودیوں کا عقیدہ

مذہب یہود بہت قدیمی مذہب ہے اس لیے سب سے پہلے یہودیوں ہی کا عقیدہ درج کیا جاتا ہے۔ یہودیوں کا عقیدہ ہے کہ خدا اور اس کا بیٹا عزیر لائق پرستش ہیں اور معبود ہیں، باپ اور بیٹا متحد الخیال ہو کر مخلوق کو پالتے ہیں،

(ترجمہ ریلیجنز آف دی ورلڈ ص۴۲ مصنفہ میکس مولر پروفیسر کیمبرج لندن)

اے خداوند ا اگر ابراہیم ہم سے انجان بن جائے، اور یعقوب ہمیں بھول جائے مگر تو ہمارا باپ ہے

(کتاب الخروج)

خداوند فرماتا ہے، افرائیم ہمارا بیٹا ہے، اور اسرائیل بھی بیٹا ہے،

(کتاب الخروج)

خداوند نے کہا میں تمہارا باپ ہوں، الہامی دعاؤں میں ہم بھی خداوند کو باپ کہکر پکارتے ہیں،

(کتاب یسعیاہ باب ترسٹھ)

موسیٰ نبی کی معرفت خداوند نے فرمایا مصر کی واپسی پر میں نے اپنے بیٹے

کو بلایا، (کتاب الخروج)

یہودیوں کی تمام کتب عقائد سے ثابت ہے کہ وہ الہامی دعاؤں میں خدا تعالیٰ کو باپ کہکر خطاب کرتے ہیں،

عیسائیوں کا عقیدہ

عیسائیوں میں دو فرقے بہت مشہور ہیں ایک رومن کیتھلک اور دوسرا پروٹسٹنٹ، باقی جسقدر فرقے ہیں ان ہی دو فرقوں سے نکلے ہیں،

ان کا عقیدہ ہے باپ (خدا) بیٹا (یسوع مسیح) روح القدس (مریم) یہ تینوں معبود ہیں، وہ ان تین کے مجموعے کو معبود قرار دیتے ہیں، ان کے نزدیک مقدس صلیب بھی واجب التعظیم ہے، اور لائق عبادت ہے، وہ کہتے ہیں، یسوع مسیح خدا کا پیارا بیٹا ہے، روح القدس خدا کی بیوی ہے، خدا، یسوع مسیح، روح القدس کی عبادت اور پرستش لازم ہے، (ترجمہ ریلیجنز آف دی ورلڈ صد ۱۴۱)

کومن پریئیر کتاب دعائے آمین) میں جو عیسائیوں کی نہایت مستند کتاب ہے لکھا ہے،

میں ایمان رکھتا ہوں، ایک خدا قادر مطلق باپ پر جو آسمان اور زمین اور سب دیکھی اور ان دیکھی چیزوں کا خالق ہے، اور ایک خداوند یسوع مسیح پر جو خدا کا اکلوتا بیٹا ہے کل عالموں سے پیشتر اپنے باپ سے مولود، خدا سے خدا، نور سے نور حقیقی خدا سے حقیقی خدا مصنوع نہیں بلکہ مولود اسکا اور باپ کا ایک ہی جوہر ہے اس کے وسیلے سے کل چیزیں بنیں، وہ ہم آدمیوں کے لیے، اور ہماری نجات کے واسطے آسمان سے اترا یا کنواری مریم سے مجسم ہوا، اور انسان بنا، پینطیوس پلاطوس کے عہد میں ہمارے لیے مصلوب ہوا، اس نے دکھ اٹھایا اور دفن ہوا، اور پاک نوشتوں کی بموجب تیسرے دن مردوں میں سے جی اٹھا، اور آسمان پر چڑھ گیا، خدا قادر مطلق باپ کے دہنے

ہاتھ بیٹھا ہے وہاں سے وہ زندہ اور مردوں کی عدالت کرنے کے لیئے پھر آئے گا اس کی سلطنت ختم نہ ہوگی،

میں ایمان رکھتا ہوں روح القدس پر جو باپ اور بیٹے سے صادر ہے اس کی باپ اور بیٹے کے ساتھ پرستش اور عبادت واجب ہے وہ نبیوں کی زبانی بولا، میں ایمان رکھتا ہوں پاک کیتھلک کلیسا پر مقدسوں کی شراکت گنا ہوں کی معافی کے لیئے ایک بپتسمہ کا اقرار کرتا ہوں، اور مرنے کے بعد ہمیشہ کی زندگی کا انتظار کرتا ہوں، (کومن پریئیر باب پہلا مطبوعہ لاہور)

کومن پریئیر کے مصنف نے لکھا ہے کہ یہ عقیدہ تمام عیسائیوں کا ہے کسی فرقے کو اس سے اختلاف نہیں ہے اور یہ اونتالیس مسائل دین کی فہرست میں سب سے پہلا عقیدہ ہے جس سے ہر عیسائی فرقہ اتفاق کرتا ہے،

زردشتیوں کا عقیدہ

زردشتیوں کا عقیدہ ہے کہ دنیا کے پیدا کرنے والے، مخلوق کے پالنے والے، سارے جہان کی حفاظت کرنے والے، دو خدا ہیں، ایک کا نام اہرمن ہے، اور دوسرے کا نام یزداں ہے، ان دونوں کی پرستش اور عبادت واجب ہے،

(الملل والنحل جلد دوم)

زردشتیوں یعنی پارسیوں میں کئی فرقے ہیں، ان کے عقیدے میں چاند، سورج، ستارے آگ، پانی، ہوا، زمین، یہ تمام چیزیں سارے جہان کو نفع پہونچاتی ہیں، اور سب مخلوق ان سے فائدہ اٹھاتی ہے، اس لیئے یہ سب قابل عبادت، اور لائق پرستش ہیں، (ترجمہ ریلیجنز آف وی ورلڈ صـ۱۳)

ہندوؤں کا عقیدہ

ہندوؤں میں بہت سے فرقے ہیں آج کل ان کی دو جماعتیں بہت مشہور ہیں ایک سناتن

دہرمی، اور دوسری آریہ سماجی، ان دونوں کے عقیدے مختلف ہیں اس لیے علیحدہ علیحدہ لکھے جاتے ہیں،

سناتن دہرمیوں کا عقیدہ ہے کہ ایک پرمیشور (خدا) ہے لیکن وہ اوتاروں اور مانیور پرشوں کے اندر سماتا (حلول کرتا) ہے،

اس عقیدہ کی بنا پر وہ شیو، برہما، بشن، اور گنیش وغیرہ کو معبود جانتے اور ان کی عبادت کرتے ہیں، ان کے علاوہ سوریہ دیوتا (سورج) گنیش دیوتا (ہاتھی) ناگ دیوتا (سانپ) گئو ماتا (گائے) جوالا دیوی، گنگا، جمنا پیپل وغیرہ کو بھی قابل پرستش سمجھتے اور ان کی پوجا کرتے ہیں،

سناتن دہرمیوں نے بعض اوتاروں کے بُت بنا رکھے ہیں، اور وہ ان کے سامنے سجدہ کرتے ہیں، ان کے ہاں ۳۳ کروڑ خداؤں کی پوجا ہوتی ہے،

(ماخوذ از پُران مت پریالوچن)

(مترجمہ پروفیسر رام دیو بی۔ اے)

آریوں کا عقیدہ

اس فرقہ کے بانی سوامی دیانند نے جن کتابوں کو تصنیف کیا ہے، یا جن پُرانی کتابوں کی شرح لکھی ہے۔ اس فرقہ کے عقائد صرف ان ہی کتابوں سے اخذ کرکے معہ اصل عبارت کے لکھے جاتے ہیں،

رگوید آدی بھاشیہ بھومکا میں جو ان کی مستند کتاب ہے لکھا ہے،

सृष्टि के जनम से पहले शोन्य आकाश भी नहीं था उस समये प्रकिरती भी न थी और न प्रमानो थे उस समय बस प्र ब्रहम की सामथे थी

(रिगवेद आदी भूमका) सफ़ा ६५

(ترجمہ) پیدائش کائنات سے پہلے شونیہ آکاش بھی نہ تھا، اس وقت پرکرتی اور کائنات کی غیر محسوس علت جسکو ست کہتے ہیں وہ بھی نہ تھی اور نہ پرمانو (ذرے) تھے، اسوقت صرف پربرہم کی سامرتھ (قدرت) تھی

(رگوید آدی بھاشیہ بھومکا صـ۷۵)

دیکھو الہ رگوید اشٹک ۱۸-ادھیائے ۷ ورگ ۱۷ منتر ۱)

یعنی خدا تعالیٰ نے جب کائنات کو پیدا کیا تو اس کی ذات کے سوا کوئی دوسری شے موجود نہ تھی، مگر آریہ پھر بھی کہتے ہیں کہ روح اور مادہ قدیمی ہے، جیساکہ ستیارتھ پرکاش اور رگوید آدی بھاشیہ بھومکا میں لکھا ہے،

प्रमेश्वर जीव और प्राकिरती तीनों अनादी हैं प्रमेश्वर ने अपने गियान से जीव प्राकरती पर काबू पाकर इन से दुनिया बनाई (सत्यार्थ प्रकाश)

रगवेद आदी भाष्य भूमिका

(ترجمہ) پرمیشور (خدا) جیو (روح) اور پرکرتی (مادہ) تینوں اناوی (قدیم) ہیں، پرمیشور نے اپنے گیان سے جیو اور پرکرتی پر قابو پاکر ان سے دُنیا قائم کی،

(ستیارتھ پرکاش) (رگوید آدی بھاشیہ بھومکا)

گویا تین خدا تسلیم کئے ہیں کہ خدا کی طرح روح اور مادہ کو بھی ازلی اور قدیمی مانا ہے یعنی روح اور مادہ کسی کی مخلوق نہیں ہیں، اور جو مخلوق نہیں وہی خدا ہے اس سے ثابت ہوگیا کہ آریہ توحید کے قائل نہیں ہیں،

رگوید میں لکھا ہے،

मानो वु धी इन्द्रा मा प्रा वा मा न अथा भाजनानी प्रमोशी (आयोअभ्यू सफा ५८)

(ترجمہ) اے سرو شکتیمان پرمیشور (اے قادر خدا) آپ ہمارا ناش نہ کریں اور ہم سے الگ نہ ہو جائیں، آپ ہماری پرسن (پسندیدہ) چیزوں کو مت چرائیں، اور مت چوری کرائیں، (آریہ ابھیونے سوامی دیانند صفحہ ۵۸)

مختلف مذاہب کے عقیدے لکھنے کے بعد قرآن مجید کی وہ آیات لکھی جاتی ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے ان عقائد باطلہ کی تردید فرمائی ہے اور اصل توحید ظاہر کی ہے۔

وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرٌ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصَارَى الْمَسِيحُ ابْنُ اللّٰهِ ذَالِكَ قَوْلُهُمْ بِأَفْوَاهِهِمْ پارہ ۱۰	یہود نے عزیر کو اللہ کا بیٹا کہا، اور نصاریٰ نے مسیح کو خدا کا بیٹا بتایا (فی الحقیقت) ان کے یہ قول نہایت لغو ہیں،
وَاتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللّٰهِ آلِهَةً لِيَكُونُوا لَهُمْ عِزًّا كَلَّا سَيَكْفُرُونَ بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُونُونَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا پارہ ۱۶ رکوع ۸	مشرکوں نے اللہ کے سوا دوسرے معبود ٹھہرائے ہیں اس لئے کہ وہ ان کا بچاؤ کریں، مگر ہرگز نہیں (وہ ان کا بچاؤ نہ کریں گے) بلکہ وہ ان کی عبادت کا انکار کریں گے، اور ان کے دشمن ہو جائیں گے،
أَفَحَسِبَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنْ يَتَّخِذُوا عِبَادِي مِنْ دُونِي أَوْلِيَاءَ إِنَّا أَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكَافِرِينَ نُزُلًا	کیا یہ کافر یوں سمجھتے ہیں کہ مجھے چھوڑ کر میرے بندوں کو اپنا حمایتی بنا دیں تحقیق کہ ان کے لیے دوزخ کی آگ تیار ہو
وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ فَيَقُولُ ءَأَنْتُمْ أَضْلَلْتُمْ عِبَادِي هٰؤُلَاءِ أَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيلَ قَالُوا سُبْحَانَكَ مَا كَانَ يَنْبَغِي لَنَا أَنْ نَتَّخِذَ مِنْ دُونِكَ مِنْ أَوْلِيَاءَ پارہ ۱۸ رکوع ۱۶	اور جس دن اللہ کافروں کو اور ان کے معبودوں کو (جن کو وہ خدا کے سوا پوجتے تھے) اکٹھا کریگا پھر ان معبودوں سے فرمائیگا کیا تم نے میرے بندوں کو بہکایا تھا یا آپ ہی وہ بہک گئے پس وہ عرض کریں گے، سبحان اللہ بھلا ہم سے یہ ہو سکتا تھا کہ ہم تیرے سوا اور کسی کو مالک بناتے،

وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ بِحَقٍّ اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۔ پارہ ۷ رکوع ۵

قیامت کے دن اللہ تعالی پوچھے گا اے عیسی پیغمبر مریم کے بیٹے کیا تو نے لوگوں سے کہا تھا کہ مجھکو اور میری ماں کو اللہ کے سوا خدا بنالو حضرت عیسی کہیں گے اے خدا بھلا مجھ سے کہیں یہ ہو سکتا ہے کہ میں وہ بات کہوں جو ناحق ہو نادرست ہے۔ اگر میں نے یہ بات کہی ہوگی تو تجھکو ضرور معلوم ہوگی، تو تو میرے دل کی بات جانتا ہے اور میں تو تیرے دل کی بات نہیں جانتا، بیشک تو ہی غیب سے خبردار ہے،

اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۔ پارہ ۱۰ رکوع ۱۱

ان لوگوں نے اپنے عالموں اور راہبوں کو اور مسیح ابن مریم کو خدا بنا لیا، حالانکہ ان کو یہ حکم دیا تھا کہ ایک خدا کی پرستش کرو اسکے سوا کوئی قابل عبادت نہیں، وہی سچا معبود شرک سے پاک ہے،

قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۔

پارہ ۱۱ رکوع ۸

اے پیغمبر ان مشرکین سے کہو کہ آسمان اور زمین سے کون رزق دیتا ہے، اور تمہارے کانوں اور آنکھوں کا کون مالک ہے (یعنی تمہیں سماعت و بصارت کس نے عطا کی ہے)، اور مردے سے زندہ اور زندے سے مردہ کون نکالتا ہے، اور دنیا کے کارخانہ کو کون تدبیر کے ساتھ چلا رہا ہے اسکے جواب میں مشرکین کہیں گے کہ اللہ ہے تو پھر ان سے کہو کہ کیوں اللہ ہی کو نہیں پوجتے، اور کیوں شرک سے نہیں بچتے۔

قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ قُلِ اللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۔

اے پیغمبر ان مشرکوں سے کہو تمہارے شریکوں میں کوئی ایسا بھی ہے جو مخلوق کو شروع میں پیدا کرے، پھر بعد فنا، دوبارہ پیدا کرے، ان سے کہو اللہ تو شروع میں مخلوق کو پیدا کرتا پھر دوبارہ

بھی بھلا کریگا، پھر تم خدا سے کیسے پھر گئے کیوں لئے جاتے ہو

پارہ ۱۴ رکوع ۷

وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَآءٍ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ

اور جن معبودوں کو یہ مشرک اللہ کے سوا پکارتے ہیں وہ کچھ نہیں پیدا کر سکتے بلکہ وہ پیدا کئے ہوئے ہیں اس پر طرہ یہ کہ مرے ہیں ان میں جان نہیں اور ان کو یہ بھی خبر نہیں کہ کب اٹھائے جائیں گے،

پارہ ۱۳ رکوع ۸

وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ

مشرکین اللہ کے سوا جنکو پکارتے ہیں وہ انکا کچھ کام نہیں نکال سکتے انکی مثال ایسی ہے جیسے کوئی دونوں ہاتھ پانی کیطرف پھیلائے تاکہ پانی اس کے منہ میں آجائے، حالانکہ پانی کبھی اس کے منہ تک آنیوالا نہیں پس مشرکین وکافرین کا پکارنا بے سود اور لغو ہے،

پارہ ۱۷ رکوع آخر

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ وَاِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْئًا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ

لوگو! تمہارے سمجھانے کو ایک مثال بیان کی جاتی ہے دل لگا کر سنو، جنکو تم خدا کے سوا پکارتے ہو وہ ہرگز ایک مکھی نہیں بنا سکتے دیکھ انصاف کرو وہ اللہ کے برابر کیسے ہو سکتے ہیں، اگرچہ اس کے بنانے کے لئے سب اکٹھے ہو جائیں، اور اگر مکھی ان سے کچھ چھین لے (اچک لے اور چلدے) تو پھر وہ چیز اس سے چھڑا نہیں سکتے

پارہ ۱۲ رکوع ۱۴

اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِيَّاهُ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ

کبھی اللہ کے سوا کسی کی حکومت نہیں اس نے یہ حکم دیا ہے کہ میرے سوا کسی کو نہ پوجو اور کسی کی عبادت و پرستش نہ کرو یہی سیدھا رستہ اور سچا دین ہے مگر اکثر لوگ نہیں جانتے،

ان تعلیمات اسلامی اور تصریحات قرآنی کو ملاحظہ فرمانے کے بعد ارباب عقل و فہم انصاف سے کہیں کہ کیا اسلام کی خالص توحید کا مقابلہ دنیا کا کوئی مذہب بھی کر سکتا ہے، نہیں ہرگز نہیں،

آر کی پریس دہلی
تعداد ۲۰۰۰

کتابیں اخبار اور رسالے جو حفاظت اسلام کا کام کرتے ہیں اور جنکا پڑھنا مفید ہے

قرآن آسان قاعدہ حضرت خواجہ حسن نظامی کی تصنیف اس کے پڑھنے سے ایک مہینہ میں قرآن شریف اور اردو زبان پڑھنے کا سلیقہ ہو جاتا ہے قیمت ۸/

تعلیم القرآن یہ قاعدہ کا دوسرا حصہ ہے تمام قرآن شریف کا ترجمہ بمعہ خلاصہ ہے قیمت ۸/

فاطمی دعوت اسلام شروع سے آجتک اشاعت اسلام کی تاریخ اور طریقے قیمت تین روپیہ ۳/

داعی اسلام وہی رسالہ جس نے تمام ہندوستان کے ہندو اور آریہ لیڈروں میں قیامت برپا کر دی ہے اور جسمیں ہر مسلمان کو داعی اسلام بنانے کی ترکیبیں درج ہیں قیمت ۳

ہندو مذہب کی معلومات داعیان اسلام کے لیے نہایت ضروری اور مفید ہے قیمت ۸/

سکھ قوم اور اسکا مذہب یہ بھی داعیان اسلام کی معلومات کے لیے ضروری ہے ۶

حلال خور اس کتاب میں حلال خور فرقہ کی پوری تاریخ ہے۔ دعوت اسلام کیلئے نہایت ضروری ۸/

مسلمان بچوں کے دس سبق لڑکوں اور لڑکیوں کے لیے اسلامی تعلیم دلچسپ انداز میں قیمت ۳

غزنوی جہاد سلطان محمود غزنوی کے ہندوستانی جہادوں کا تاریخی تذکرہ اسلامی جوش بچوں میں پیدا کرنے والی چیز ہے۔ ہر مسلمان کو اسکا مطالعہ ضروری اور مفید ہے۔ ۸/

تین شہید اسلام پر قربان ہونے کی ترغیب سچے واقعات سے۔ قیمت ۲

اسلامی توحید تمام مذاہب کی توحید کے مقابلہ میں اسلامی توحید کی فوقیت قیمت ۲/

اسلامی رسولؐ رسول اللہ صلعم کے مؤثر و مختصر حالات قیمت ۳

اسلامی رسولؐ کے صحاب اکثر اصحابہ کرام کے قابل تقلید حالات زندگی قیمت

جانباز مسلم جو مر گئے مگر مرتد نہوئے مقامات ارتداد میں تقسیم کرنے کے قابل قیمت ۱

مسواک مسواک کا ثواب۔ مسواک کے طبی فائدے۔ مسواک کے طریقے قیمت

ڈاڑھی ڈاڑھی کی ضرورت۔ اور ڈاڑھی کے رکھنے نہ رکھنے کی بحث قیمت

کپڑہ کی دکان مفلسی مرتد بناتی ہے۔ مفلسی دور کرانے کے لیے کپڑہ کی دکان کے طریقے قیمت

آٹے کی دکان آٹے کی نسبت پوری معلومات کہ اس کی تجارت کیونکر ہو قیمت

تعلیم خدمت گاری مسلمانوں کو لایق خدمت گار بنانے کی تعلیم بہت مفید قیمت

ہاتھ دھونا ہاتھ دھونے کے دینی و دنیاوی احکامات اور فلسفے قیمت

زکام اور اسکا علاج مسلمانوں کی جسمانی حفاظت کے لیے ضروری رسالہ قیمت

اسلام کیونکر پھیلا ہندوستان میں اسلام کیونکر پھیلا۔ آریہ سماج کی تاریخی تردید قیمت

تاکید نماز نماز کی تاکید میں تمام آیات و احادیث کا مجموعہ قیمت ۳/

ملنے کا پتہ حلقۃ المشائخ دہلی

اخبار مبلغ دھلی دہلی سے روزانہ شائع ہوتا ہے تمام مضامین انسداد ارتداد کے ہوتے ہیں
اخبار تبلیغ آگرہ ہفتہ وار شائع ہوتا ہے۔ انسداد ارتداد کے مضامین ہوتے ہیں +
اخبار سیاست لاہور روزانہ ہے۔ اکثر مضامین انسداد ارتداد کے ہوتے ہیں +
زمیندار لاہور روزانہ ہے اس میں بھی انسداد ارتداد کا ذخیرہ ہوتا ہے +
وکیل امرتسر روزانہ ہے یہ بھی انسداد ارتداد کا خوب کام کرتا ہے +
ھمدم لکھنؤ روزانہ ہے۔ اس میں انسداد ارتداد کے مضامین ہوتے ہیں +
مشرق گورکھپور ہفتہ وار ہے۔ انسداد کے مضامین بہت لکھتا ہے +
الامان دھلی ہفتہ میں دو بار ہے۔ انسداد ارتداد کا خوب کام کرتا ہے +
رسالہ تبلیغ لاہور ماہوار ہے تبلیغی مضامین شایع کرتا ہے +
رسالہ الفلاح جالندھر اشاعت اسلام کے مقصد کے لیے جاری ہوا ہے۔ ماہوار
رسالہ درویش دہلی بہت شاندار اور ارزاں حفاظت اسلام کے لیے مخصوص ہے
رسالہ نظام المشایخ دہلی اسلامی اور صوفیانہ مضامین کا بڑا ذخیرہ ماہوار +
رسالہ دین و دُنیا دہلی ماہوار ہے مُسلمانوں کی دینی و دُنیاوی اِصلاح کا کام کرنے والا +
رسالہ اُردوئے معلّٰے ماہوار ہے۔ اشاعت اسلام کے مضامین شایع کرتا ہے
پیغام صلح لاہور ہفتہ میں دو بار قادیانی ہے مگر اشاعت اسلام کا خوب کام کرتا ہے
الفضل قادیان ہفتہ میں دو بار قادیانی ہے مگر اسلام کی حمایت میں سرگرم ہے +
تبلیغی اشتہارات دفتر تعلیم داعیان اسلام سے ہر روز اصلاح مُسلمانان و تبلیغ و حفاظت اسلام کے لیے اشتہارات شایع ہوتے ہیں۔ ابتک ۳۶ قسم کے اشتہارات شائع ہو چکے ہیں تقسیم کرنے کے لیے ایک روپیہ سینکڑہ قیمت پر دیے جاتے ہیں اور مُفت بھی تقسیم ہوتے ہیں۔ اَیسا ہی آٹھویں دن ایک مختصر رسالہ کسی مفید اسلامی مضمون کا شائع ہوتا ہے +
انجمنیں جمعیت علمائے ہند دہلی جمعیت مرکزیہ تبلیغ اسلام انبالہ۔ انجمن رضائے مصطفیٰ بریلی انجمن دعوت و تبلیغ بلونہ۔ نظام عالم مشن کانپور۔ انجمن اسلامیہ نگرام ضلع لکھنؤ۔ بزم صوفیہ فرنگی محل لکھنؤ۔ انسداد ارتداد کے کام میں مصروف عمل ہیں +

حسن نظامی